سوال

(402) "کیاایک امام دوبارہ جماعت کرواسکتا ہے؟" ایک تعاقب

جواب

السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته

راقم ایک عرصے سے آپ کے علم و فضل سے استفادہ کر رہا ہے اور مجلہ الاعتصام کا ۱۸ سال سے مستقل قاری ہے، آپ کے کالم ''احکام و مسائل'' کو نہایت دلچسپی سے پڑھتا ہے۔ الحمد اس کے مطالعے سے بہت کچھ سیکھا اور جانا۔ جزاکم اللہ خیراً

۲۰۔ جون ۲۰۰۳ء کا الاعتصام (ج: ۵۵، شمارہ: ۲۴) سامنے ہے جس کے صفحہ ۱۵ پر قاری محمد منشاء عتیق بہاولنگری کے سوال بعنوان "کیا ایک امام دوبارہ جماعت کرواسکتا ہے؟'' کے جواب میں آپ نے فرمایا ہے: ''مسئلہ ھٰذا کی شرع میں مثال ملنا مشکل ہے'' پھر آپ نے حدیث ''امامت جبرائیل'' کی جانب اشارہ کرکے اپنے موقف پر استدلال کیا ہے...الخ ...

مجھے اعتراف ہے کہ اس سلسلے میں راقم الحروف کی کوئی عرض درحقیقت سورج کو چراغ دکھانے کے مترادف ہے۔ تاہم اپنی اصلاح کے لیے عرض ہے کہ مندرجہ ذیل احادیث کی بناء پر مسئلہ ہذا پر دلیل لی جاسکتی ہے۔

۱۔ امام ابوداوٗد اپنی ''سنن'' میں (کِتَاب الصلٰوة: باب من قَالَ: یصلی بکل طائفۃ رکعتین کے تحت) حدیث نقل کرتے ہیں:

'حَدَّثَنَا عُبَیدُ اللّٰہِ بنُ مُعاذٍ، نَا الاَشعَثُ عَنِ الحَسَنِ عَن اَبِی بَکرۃَ قَالَ: 'صَلَّی النَّبِیُّ ﷺ فِی خَوفِ الظُّھرِ، فَصَفَّ بَعضُھُم خَلفَہٗ، وَبَعضُھُم بِازَاءِ العَدُوِّ، فَصَلّٰی رَکعَتَینِ، ثُمَّ سَلَّمَ۔ فَانطَلَقَ الَّذِینَ صَلَّوا مَعَہٗ، فَوَقَفُوا مَوقِفَ اَصحَابِھِم۔ ثُمَّ جَآءَ اُولٰٓئِکَ فَصَلَّوا خَلفَہٗ، فَصَلّٰی بِھِم رَکعَتَینِ، ثُمَّ سَلَّمَ۔ فَکَانَت لِرَسُولِ اللّٰہِ ﷺ اَربَعًا، وَلِاَصحَابِہٖ رَکعَتَینِ۔ وَبِذٰلِکَ کَانَ یُفتِی الحَسَنُ۔ قَالَ اَبُو دَاوٗدَ: وَکَذٰلِکَ فِی المَغرِبِ یَکُونُ لِلاِمَامِ سِتُّ رَکَعَاتٍ، وَلِلقَومِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا... قَالَ اَبُو دَاوٗدَ: کَذٰلِکَ رَوَاہُ یَحیَی بنُ اَبِی کَثِیرٍ عَن سَلَمَۃَ عَن جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ... وَکَذٰلِکَ قَالَ سُلَیمَانُ الیَشکُرِیُّ، عَن جَابِرٍ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ۔ 'سنن ابی داود، بَابُ مَن قَالَ: یُصَلِّی بِکُلِّ طَائِفَۃٍ رَکعَتَینِ، رقم: ۱۲۴۸

خلاصہ: ۱۔ آپ نے اصحاب کو دو حصوں میں تقسیم کرکے خوف کی صورت میں دو دو رکعت نماز پڑھائی اور ہر دو رکعت پر سلام پھیرا۔

۲۔ حسن بصری اسی پر فتویٰ دیا کرتے تھے۔

۳۔ امام ابوداوٗد فرماتے ہیں، نماز مغرب بھی امام دو مرتبہ پڑھا سکتا ہے۔

۴۔ اسی کے ہم معنیٰ حدیث یَحیَی بنِ اَبِی کَثِیرٍ، عَن سَلَمَۃَ، عَن جَابِرٍؓ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ مروی ہے۔

۵۔ اور سُلَیمَانَ الیَشکُرِیِّ، عَن جَابِرٍ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ سے بھی یہ حدیث مروی ہے۔

مزید حوالے: ''مسند احمد'' عن ابی بکرہ: (۴۹/۵) سنن نسائی کتاب صلوٰۃ الخوف میں اَشعث عن الحسن، عن اَبی بکرۃ، نیز ''باب اختلاف نیۃ الإمام والمَاموم'' کے تحت قتادہ، عن الحسن، عن جابر، بن عبدا الخ

علامہ بدرالدین عینی شرح ''سنن ابی داوٗد'' میں (۱۳۵/۵) رقمطراز ہیں :

'سُلیمان بن قیسِ الیشکرِی البصرِی رَوٰی عَن جابرِ بنِ عَبدِ اللّٰہ... الخ قال اَبُو زُرعۃ : بَصرِی ثِقۃٌ ۔ وَقال اَبُو حاتمٌ : جالَسَ سُلیمان الیَشکرِی جابرًا، وَسمِعَ مِنہُ، وَکتب عنہ صحیفۃ ۔ و توفی ۔ و بقیت الصحیفۃ عند امراتِہ الخ'

امام بغوی رحمہ اللہ ''شرح السنہ'' (۴/۲۸۳) میں اسی حدیث ابی بکرہ رضی اللہ عنہ اور حدیث جابر بن عبدا رضی اللہ عنہ سے استدلال کرکے رقمطراز ہیں :

'فلوأنَ الاِمامَ صَلّٰی بِالطّائِفَۃِ الاُولٰی تمامَ الصَّلٰوۃِ وَسَلَّمَ بِھِم، ثُمَّ صَلّاہا مَرَّۃً اُخرٰی بِالطّائِفۃِ الثّانِیۃِ فجائزٌ ۔ رَواہُ اَبُو بکرۃَ عَن رَسُولِ اللّٰہِ ﷺ... وَروٰی عَن جابِرِ اَنَ النَّبِیَّ ﷺ... الخ ۔'

امام ابوداوٗد کی اشارہ کردہ عبارت ''وکذٰلِکَ فِی المغرب'' کی مشارٌ الیہ حدیث ''دار قطنی'' (۴۸/۲) میں عن ابی بکرہ رضی اللہ عنہ بایں الفاظ مروی ہے :

'اَنَ النَّبِیَّ ﷺ صَلّٰی بِالقومِ صلاۃَ المَغرِبِ ثلاثَ رَکعاتٍ ۔ ثُمَّ انصَرفَ ۔ وجاءَ الآخرُون، فَصَلّٰی بِھِم ثلاثَ رَکعاتٍ ۔ وکانت لہٗ ستُ رَکعاتٍ ۔ وَلِلقومِ ثلاثُ رَکعاتٍ' انتہی سنن الدار قطنی، بَابُ صِفَۃِ صَلاۃِ الخَوفِ وَاَقسامِہا، رقم : ۱۷۸۳

صاحب عون المعبود امام صاحب کے قول ''وکذٰلِکَ'' کی شرح میں (۹۰/۴) تحریر فرماتے ہیں : ''یَعنِی فِی غیرِ المَغرِبِ'' بھی جائز ہے ۔ پھر امام ابوداوٗد مشارٌ الیہ حدیث کے بارے میں فرماتے ہیں :

وَھُوَ عِندَ مُسلِمٍ بِلَفظٍ... 'فَصَلّٰی بِطائِفَۃٍ رَکعتَینِ، ثُمَّ تَاَخَّرُوا، فَصَلّٰی بِالطّائِفَۃِ الاُخرٰی رَکعتَینِ، فکانت لِرَسُولِ اللّٰہِ ﷺ اربعُ رَکعاتٍ وَلِلقومِ رَکعتانِ ۔' (شرح السنۃ بغوی ۲۸۶/۴) صحیح مسلم : کتاب المغازی، باب صلاۃ الخوف، رقم : ۸۴۳، صحیح البخاری، کتاب المغازی، بابُ غَزوَۃِ ذاتِ الرِّقاعِ، رقم : ۴۱۳۶

''آپ نے فوج کو دو حصوں میں بانٹ کر دو دو رکعتیں پڑھائیں ۔ لوگوں کی دو دو رکعت ہوئیں اور آپ کی چار رکعت ۔''

خلاصۂ کلام : میرے خیال میں حسن بصری سوال کی معنعن، یا قتادہ کے سماع ''عن سلیمان الیشکری'' کے متعلق محدثین کرام نے جو کلام کیا ہے، وہ حدیث ''بخاری و'' مسلم کی وجہ سے غیر مضر ہوجاتا ہے ۔ صاحب ''تنقیح الرواۃ'' (۲۶۸/۱) کا میلان بھی اسی جانب معلوم ہوتا ہے ۔ چنانچہ وہ رقم طراز ہیں کہ :

'وَفِی البابِ اَحادِیثُ عِندَ مُسلِمٍ وَغیرِہٖ، فَبعضُہا صَحِیحۃٌ، وَفِی اِسنادِ بعضِہا کلامٌ، وَیَشُدُّ بعضُہا بعضًا ۔'

''اس باب میں مسلم وغیرہ میں بھی احادیث آئی ہیں ۔ بعض صحیح ہیں، اور بعض میں کلام ہے ۔ البتہ مل کر تقویت پا جاتی ہیں ۔'' (راقم کے نزدیک صحیح بخاری میں بھی روایات ہیں)

حاصلِ مطالعہ : یہ ہے کہ ''ایک امام دوبارہ جماعت کرواسکتا ہے''... 'مسئلہ ھٰذا کی شرع میں مثال ملنا مشکل نہیں ہے ۔ (وا علم وعلمہ اتم)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

محترم حافظ صاحب! مسئلہ ہٰذا کی توضیح پر میں آپ کا بے حد شکر گزار ہوں۔ آپ نے جو استدلال پیش فرمایا ہے، اس میں تردُّد صرف اس اعتبار سے باقی رہتا ہے کہ اَصلاً ''صلوٰۃِ خوف'' کی بناء ضرورت و حاجت اور تخفیف پر ہے۔ جیسے صلوٰۃ خوف میں ایک رکعت پڑھنی جائز ہے۔ بلکہ شدتِ جنگ میں صرف اشارہ اور تکبیر ہی کافی ہو سکتی ہے۔ جب کہ عام حالات میں شدتِ جنگ اس عمل کے جواز کا فتویٰ نہیں۔ اسی طرح ممکن ہے کہ لاحق ضرورت کی بناء پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فعل ھٰذا کیا ہو؟ اسی وجہ سے میں نے اس دلیل سے صرفِ نظر کیا تھا۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

کتاب الصلوٰۃ : صفحہ: 361

محدث فتویٰ